کلام: گوھرؔ جارچوی

نوحہ

بلا کی دھوپ ہے غربت ہے بے ردائی ہے
اسیرِ رنج و الم فاطمہؑ کی جائی ہے

عجیب یاس کا عالم ہے کیا کرے زینبؑ
نہ بھائی آیا ہے رن سے نہ لاش آئی ہے

ردائیں چھین لیں خیمے جلا دیئے ہائے
گھڑی یہ آلِ محمدؐ پہ کیسی آئی ہے

تڑپ کے رہ گئی زینبؑ جو بیبیوں نے کہا
گھروں کو لوٹنے اب فوجِ شام آئی ہے

تری غریبی پہ اب تک بتولؑ کی بیٹی
زمانہ روتا ہے نوحہ کناں خدائی ہے

پڑے ہیں ہاشمی شیروں کے لاشے مقتل میں
لہو میں ڈوبی غریبوں کی شام آئی ہے

تڑپ رہا ہے جو نوکِ سناں پہ شیر کا سر
ضرور غازیؑ کی زینبؑ کو یاد آئی ہے

جہاں تھا حکم نہ روئے حسینؑ پر کوئی
بہن نے پہلی صفِ غم وہیں بچھائی ہے

سلام کیوں نہ کریں انبیاء اُسے گوھرؔ
خدا کے دین کو تنہا بچا کے لائی ہے

❋❋❋